۱ اُردو نظم کا آغاز و ارتقاء

جس طرح دُنیا کی ہر زبان کی ابتداء نظم یا شاعری سے ہوئی - اِسی طرح اُردو زبان کی ابتداء بھی شاعری سے ہوئی - شاعری میں غزل اور نظم دو ایسی اصنافِ سُخن ہیں جو اُردو شاعری میں ابتداء ہی سے وجود میں آئی ہیں اُردو نظم نے ترقی کی مختلف منازل طے کیں - نظم کی ترقی کی اِن منازل میں ایک دور تو باقاعدہ نظم گوئی کے زمانے سے پہلے کا ہے - جس میں مختلف شعراء نے اُردو نظمیں لکھیں - لیکن یہ نظمیں وہ مقام حاصل نہ کر سکیں - جو معیاری نظموں کو حاصل ہوا - لیکن اِس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ بے قاعدہ دور کی نظمیں ہی باقاعدہ ادوار کی نظموں کی بنیاد اور ترقی کا باعث بنیں - دکن کے مشہور شاعر محمد قلی قطب شاہ کے کلیات میں بہت سی نظمیں ملتی ہیں - دیگر شعراء نے بھی نظمیں لکھیں - لیکن یہ نظمیں اُردو نظم گوئی کی کوئی روایت نہ بن سکیں - یہ ایک حقیقت ہے کہ اُردو نظم کا باقاعدہ رواج دورِ جدید میں ہوا - لیکن دورِ جدید شروع ہونے سے پہلے نظیر اکبر آبادی نے نظموں کا ایک پورا کلیات مرتب کر دیا - جس میں زندگی سے تعلق رکھنے والے موضوعات پر نظمیں ملتی ہیں۔ پہلے نظموں کی کوئی متعین شکل یا موضوع نہیں تھا - بلکہ شعراء نے ہر شکل میں اپنے خیالات

کا اظہار کیا ہے۔ جہاں تک موضوعات کا تعلق ہے۔ نظم میں بڑی وسعت ہے۔ اس لیئے موجودہ دور میں ہر طرح کی نظمیں دیکھی جا سکتی ہیں

اُردو نظم نگاری کے ارتقاء کو ابتدائی دور کے شعرائے متقدمین کا دور، شعراء اور متوسطین کا دور اور موجودہ دور میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان میں سے شعرائے متقدمین سے لے کر دورِ حاضر تک کی مختصر وضاحت یوں ہے

شعرائے متقدمین کا زمانہ 1550ء سے لے کر 1700ء تک رہا۔

اس زمانے کی اُردو شاعری میں دکنی کے الفاظ کی آمیزش زیادہ ہے۔ اس دور کے اُردو میں غلط تلفظ، غلط تراکیب کا استعمال اور اصول و قواعد سے بے پرواہی وغیرہ قسم کے عیوب پائے جاتے ہیں۔ تاہم اس دور میں غزلیں، قصیدے، مرثیے مثنویاں، نیچرل نظمیں، اخلاقی و معاشرتی نظمیں جنگ نامے اور شاہ نامے وغیرہ پر سب کچھ لکھا گیا۔ 1700ء سے لے کر 1750ء تک کا زمانہ قطب شاہی اور عادل شاہی کے بعد کا زمانہ ہے۔ اس زمانے میں زبان پہلے سے زیادہ صاف، سادہ اور آسان ہو گئی۔ مضمون آفرینی کا آغاز ہوا۔ جو شعراء دہلی سے ہو کر واپس آئے۔ ان کے کلام میں دکنی زبان کی آمیزش بہت کم ہے۔ اس دور میں بحری، مجری، فیاضی، ولی، اورنگ آبادی، باقر ہاشم علی، آزاد اور سراج وغیرہ مشہور

شعراء ہوئے ہیں - دہلی اور شمالی ہند میں 1700ء سے پہلے جو شاعری ہوئی وہ سب کی سب نہ موجود ہے اور نہ محفوظ ہے - جس قدر محفوظ ہے وہ متفرقات ہیں شمار ہونے کے قابل ہے - لیکن ان کے دیوان مرتب نہیں ہوئے - مستقبل مثنویاں نہیں لکھیں گئیں - ولی اورنگ آبادی کے دہلی آنے کے بعد غزل گوئی کا تمام رواج ہوا دہلی اور شمالی ہند میں شعرائے متقدمین کا دور 1700ء سے لے کر 1750ء تک کا زمانہ ہے - آبرو، مضمون، کلیم - حاتم - فغاں اور مرزا مظہر اس دور کے مشہور شعراء ہوئے ہیں

1730ء سے لے کر 1830ء تک شعرائے متوسطین کا زمانہ ہے - یہ زمانہ اصلی اور سچی شاعری کا بہترین دور ہے اگرچہ زبان، ادب اور عروض و قواعد کی خامیاں موجود ہیں لیکن پہلے سے کم ہیں - جدت اور لطافت، تخیل اور وسعت نظر پہلے سے زیادہ ہے - اس دور میں دہلی کے مشہور شعراء سوز، میر اور سودا وغیرہ لکھنؤ گئے اور وہاں شاعری کا دور دورہ شروع ہوا - اس دور میں شمالی ہند میں سودا میر، درد، قائم - سوز، ہدایت اور قدرت مشہور شعرا ہوئے ہیں -

اس دور میں زبان و بیان کی صفائی، سادگی، شیرینی اور بے ساختگی دورِ اوّل کی طرح ہے۔ غزل کی طرح اس دور کا سب سے بڑا کارنامہ میر حسن کی مثنوی "سحرالبیان" ہے یہ اُردو کی پہلی اور بہترین مثنوی ہے۔ پہلے شعرا کے بعد مصحفی، اثر، حسرت، میر حسن، جرأت، انشاء، رنگین، خلیق اور ضمیر مشہور اور بلند پایہ شعرا ہوئے ہیں 1800ء سے 1850ء تک اُردو شاعری کا انقلابی دور شروع ہوا۔ یا انقلابی دور رہا۔ اس دور میں اُردو زبان اور شاعری کے اصول مرتب کئے گئے۔ نئے نئے موضوعات کو شاعری میں داخل کیا گیا۔ دہلی اور لکھنؤ کی شاعری کے دو اصول قائم ہوئے۔ مگر شاعری میں پہلے سے پایا جانے والا سوز و گداز، لطف و اثر، سادگی اور شیرینی ختم ہوگئی لیکن شاعری میں انقلاب آیا۔ زبان میں اصلاح ہوئی۔ نصیر، ممنون، ناسخ، آتش، نسیم اور نظیر اکبر آبادی اس دور کے مشہور شعرا ہوئے ہیں۔ شعرائے متاخرین کا دور 1830ء سے لے کر 1930ء تک رہا۔ اس دور میں لطافت بیان، جدت ادا، نزاکتِ خیال، وسعت نظر اور رفعت تخیل کو اُردو ادب میں اہم جگہ ملی۔

1875ء سے لے کر 1885ء تک مومن، ذوق، غالب، شیفتہ، تسکین
نظام رامپوری، رشک، خلیل، برق، انیس اور دبیر جیسے بلند پایہ
شاعر ہوئے ہیں۔ اس دور میں زبان میں صفائی، نفاست، سلاست
دلکشی، رنگینی، لطافت، وسعت، جامعیت، پاکیزگی اور گہرائی پیدا
ہوئی۔ جس سے زبان وادب کو بہت ترقی ملی۔

1875ء کے بعد جدید اُردو شاعری کا دور شروع ہوا۔
جدید اُردو شاعری نے اُردو شعر و ادب میں زندگی اور توانائی
پیدا کی۔ اُسے متحرک اور با عمل بنایا۔ اُسکو وسعت اور گہرائی
عطا کی۔ اس دور میں غزل پر سب سے زیادہ زوال آیا مگر
سخت مخالفت کے باوجود یہ صنفِ ادب نہ مٹ سکی۔ اس دور
میں نیچرل شاعری کا زیادہ رواج ہوا۔ جدید شعراء نے اُردو
زبان وادب کی ناقابل فراموش خدمت کی۔ آزاد، حالی، سرور،
شبلی، اسماعیل، اکبر، شہید، چکبست، نسیم اور اقبال اس
شاعری کے دور کے بہترین شاعروں میں شمار ہوتے ہیں
بیخود دہلوی، بیخود بدایونی، ساقی، سائل، حسن، نوح
احسن دہلی اسکول کے مشہور شعراء ہوئے ہیں۔ جبکہ ریاض
شاداں، جلیل، حفیظ، نظم، احساس صفی، محشر، آزاد
لکھنؤ اسکول کے مشہور شعراء ہوئے ہیں

1931ء کے بعد شعرائے عصر حاضر کا دور شروع ہوتا ہے۔ یہ دور
بھی دورِ اصلاح و انقلاب ہے اس دور میں غزل گو شعراء نے
غزل کی بنیاد۔ صحیح جذبات۔ اصلی واردات، سوز و اثر، لطافت اور
تخیل پر رکھی۔ اس دور میں جدید غزل کو زیادہ فروغ ملا۔
حسرت، عزیز، ثاقب، فانی، جگر، اصغر، یگانہ، سیماب اور
فانی غزلِ جدید کے مشہور شعراء ہیں۔ اسکے بعد ترقی پسند
شعراء کا دور شروع ہوا۔ اس دور میں اردو زبان و ادب
کو بڑی ترقی کرنے کے مواقع ملے۔ مجاز، فیض، مخدوم
ندیم۔ علی سردار جعفری اور جذبی کے نام ترقی پسند شعراء
میں سرفہرست ہیں۔ ان سب شعراء نے اس زمانے میں بہت ساری
نظمیں لکھی۔ جو شاعری کے افق پر درخشندہ ستاروں کی طرح
چمکی۔ اس طرح اردو شاعری نے عہد بہ عہد ترقی کی منزلیں
طے کیں۔